

پہلی بات

’خط‘ دُور دراز مقام پر رہنے والے دوستوں، رشتے داروں کے حالات معلوم کرنے اور اپنے حالات سے انھیں باخبر کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔ خط لکھنے کا طریقہ قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ اُس وقت خط کبوتروں کے ذریعے بھیجے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ خط پہنچانے کا ایک نظام قائم ہوا اور گھوڑوں، اونٹوں پر خطوط بھیجے جانے لگے۔ پھر موٹروں، ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے ڈاک پہنچانے کا انتظام ہوا۔ حالات سے بہت جلد واقف کرانے کے لیے تار کے ذریعے پیغام بھیجنے کی مشین ایجاد ہوئی تو چار دن کی خبر ایک دودن میں ملنے لگی۔ خط لکھنے کے ساتھ دُور دراز کے رشتے داروں سے باتیں کرنے اور حالات دریافت کرنے کے لیے ٹیلی فون ایجاد ہوا اور آج موبائل کے ذریعے ہم اپنے دوستوں اور رشتے داروں سے براہ راست گفتگو کرتے ہیں۔ اس لیے اب خط نویسی کا رواج کم ہو گیا ہے۔

جان پہچان

مرزا اسد اللہ خاں غالب ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا شمار اُردو کے عظیم شعرا میں کیا جاتا ہے۔ وہ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے درباری شاعر اور استاد تھے۔ غالب کی شاعری کو عام طور پر بہت مشکل سمجھا جاتا ہے لیکن اُردو میں جو خطوط انھوں نے اپنے دوستوں اور شاگردوں کو لکھے ہیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ نثر کا عمدہ نمونہ ہیں۔ ’عود ہندی‘ اور ’اُردوئے معلیٰ‘ کے نام سے اُن کے اُردو خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔ اُردو میں مرزا غالب نے جو خطوط لکھے ہیں، وہ اپنے آپ میں بالکل مختلف ہیں۔ ان کے خط لکھنے کا انداز ایسا تھا گویا دو شخص ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں۔ ذیل میں مرزا غالب کے تین خطوط کے نمونے پیش کیے جا رہے ہیں جو انھوں نے اپنے شاگردوں کے نام لکھے ہیں۔



(۱)

منشی نبی بخش حقیر کے نام

بھائی صاحب!

مینہ کا یہ عالم ہے کہ جدھر دیکھیے، اُدھر دریا ہے۔ آفتاب کا نظر آنا، برق کا چمکنا ہے یعنی گاہے دکھائی دے جاتا ہے۔ شہر میں

مکان بہت گرتے ہیں۔ اس وقت بھی مینہ برس رہا ہے۔ خط لکھتا تو ہوں مگر دیکھیے ڈاک گھر کب جاوے۔ کہاں کو مکمل اڑھا کر بھیج دوں گا۔

آم اب کے سال ایسے تباہ ہیں کہ اگر بہ مثل کوئی شخص درخت پر چڑھے اور ٹہنی سے توڑ کر وہیں بیٹھ کر کھائے تو بھی سڑا ہوا اور گلا ہوا پائے۔

یہ تو سب کچھ ہے مگر تم کو تفتہ کی بھی کچھ خبر ہے۔ پتھر سنگھ اس کا لاڈ لایا مر گیا۔ ہائے، اس غریب کے دل پر کیا گزری ہوگی! تم اب خط لکھنے میں بہت دیر کرتے ہو۔ آٹھویں دن اگر ایک خط لکھتے رہو تو ایسا کیا مشکل ہے۔ یہاں دونوں لڑکے اچھی طرح ہیں۔ اب وہاں کے لڑکوں کی خیر و عافیت لکھو۔

اسد

پنج شنبہ، ۲۶ جولائی ۱۸۵۵ء

(۲)

ہر گوپال تفتہ کے نام

کیوں صاحب! روٹھے ہی رہو گے، یا کبھی منو گے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے ہو تو روٹھنے کی وجہ تو لکھو۔ میں اس تنہائی میں صرف خطوں کے سہارے جیتا ہوں یعنی جس کا خط آیا، میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔ خدا کا احسان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جو اطراف و جوانب سے دو چار خط نہ آ رہتے ہوں۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو بار ڈاک کا ہر کارہ خط لاتا ہے۔ ایک دو صبح کو اور ایک دو شام کو، میری دل لگی ہو جاتی ہے۔ دن اُن کے پڑھنے اور جواب لکھنے میں گزر جاتا ہے۔ یہ کیا سبب؟ دس دس بارہ دن سے تمہارا خط نہیں آیا یعنی تم نہیں آئے۔ خط لکھو صاحب! نہ لکھنے کی وجہ لکھو۔ آدھ آنے میں بجل نہ کرو۔ ایسا ہی ہے تو بیرنگ بھیجو۔

غالب

سوموار، ۲۷ دسمبر ۱۸۵۸ء

(۳)

میر مہدی مجروح کے نام

بھائی!

کیا پوچھتے ہو، کیا لکھوں؟ دلی کی ہستی منحصر کئی ہنگاموں پر تھی۔ قلعہ، چاندنی چوک، ہر روز بازار جامع مسجد کا، ہر ہفتے سیر جمنا کے پل کی، ہر سال میلہ پھول والوں کا، یہ پانچوں باتیں اب نہیں رہیں۔ کہو، دلی کہاں؟ ہاں کوئی شہر قلم روہند میں اس نام کا تھا۔ تم آتے ہو، چلے آؤ۔ جاں نثار خاں کے چھتے کی سڑک، خان جند کے کوچے کی سڑک دیکھ جاؤ۔ بلاتی بیگم کے کوچے کا ڈھینا، جامع مسجد کے گرد ستر ستر گز گول میدانی کا ٹکنا سن جاؤ، غالب افسردہ کو دیکھ کر چلے جاؤ۔ میر اشرف علی کو دعا۔ میر نصیر الدین کو دعا۔ میر فضل علی کو دعا۔

غالب

۲ دسمبر سالِ حال (۱۸۵۹ء)

معنی و اشارات

گا ہے	- کبھی کبھی	بیرنگ (خط)	- وہ خط جس پر پوسٹ کے ٹکٹ نہ لگائے گئے ہوں اور خط پانے والا اس کے پیسے ادا کرے (bearing)
کہار	- ملازم	ہستی	- وجود
کمل	- کمل	پھول والوں کا میلہ	- دلی میں جمنا کے کنارے لگنے والا میلہ
پنج شنبہ	- جمعرات	قلم رو ہند	- ہندوستان کی حکومت
اطراف و جوانب	- آس پاس	ڈھینا	- گر جانا
ہر کارہ	- ڈاکیا، پوسٹ مین	افسردہ	- غمگین، دکھی
دل لگی	- لطف، مزہ		
بخل	- کنجوسی		

مشق



ایک جملے میں جواب لکھیے:

- ۱۔ تار مشین کس کام آتی تھی؟
- ۲۔ آج ہم حالات جاننے کے لیے خط کی بجائے کس چیز کا استعمال کرتے ہیں؟
- ۳۔ مرزا غالب کے خطوط کے مجموعے کس نام سے شائع ہوئے ہیں؟
- ۴۔ غالب کے نزدیک خطوں کی بڑی اہمیت تھی۔ سبق سے اس مفہوم کا جملہ تلاش کر کے لکھیے۔
- ۵۔ غالب کو روزانہ کتنے خط آتے تھے؟
- ۶۔ خط کون لاتا ہے؟
- ۷۔ غالب نے کون سی سڑکوں کے نام لکھے ہیں؟
- ۸۔ کون سا کوچہ ڈھے گیا تھا؟

مختصر جواب لکھیے:

- ۱۔ غالب نے اپنے تینوں خطوط کس کس کے نام لکھے ہیں۔
- ۲۔ غالب نے اپنے خط میں بارش کے بارے میں کیا لکھا ہے؟
- ۳۔ مرزا غالب نے آموں کے بارے میں کیا لکھا ہے؟
- ۴۔ 'جس کا خط آیا میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔' اس جملے کی وضاحت کیجیے۔
- ۵۔ دلی کی ہستی کن ہنگاموں پر منحصر تھی؟
- ۶۔ غالب نے دلی کے اُجڑنے کا کیسا نقشہ کھینچا ہے؟
- ۷۔ غالب نے دلی کے مختلف مقامات کے نام لکھے ہیں۔ ان کی فہرست بنائیے۔
- ۸۔ غالب کے خطوط کی خصوصیات بیان کیجیے۔

متضاد الفاظ کی جوڑیاں لگائیے۔



- | | |
|------------|--------|
| ۱۔ روٹھنا | فیاضی |
| ۲۔ مراسلہ | دل لگی |
| ۳۔ بخل | منانا |
| ۴۔ سنجیدگی | مکالمہ |

غالب کی تحریر کا نمونہ



حضرت ولی نعمت آیہ رحمت مسکند
بعد تسلیم معروض ہی کس زبان سے کہوں اور کس قلم سے لکھوں کہ یہ ہفتہ عشرہ کس
تردد و تشویش سی بسر ہوا صبح ہر روز شام تک جانب درنگراں رہنا کہ ڈاک کا
ہر کارہ آئے اور حضرت کا نوازش نامہ لار بارے خدا کی مہربانی ہوئے از سر نو میرے
زندگانی ہوئے کہ کل چار گھنٹہ رات گئی ڈاک کے ہر کارہ کی وہ مطوفت نامہ عالی
دیا جسکو پڑھ کر روح تازہ رگ و پے میں دوڑ گئی نیند کس کی سونا کس کا روشنی کا
سامنی بیٹھا اور اشعار تہنیت لکھنی لگا سات شعر مع مادہ حصول صحت جب
لکھ لئی تب سو یا اب سو وقت وہ مسودہ صاف کر کے ارسال کرنا ہوتا ہے
تم مسکند رہو ہزار برس
ہر برس کے ہونے پہچان ہزار

حضرت ولی نعمت آیہ رحمت! سلامت۔

بعد تسلیم معروض ہے۔ کس زبان سے کہوں اور کس قلم سے لکھوں کہ یہ ہفتہ عشرہ کس تردد و تشویش سے بسر ہوا ہے۔ ہر روز شام تک جانب درنگراں رہتا کہ ڈاک کا ہر کارہ آئے اور حضرت کا نوازش نامہ لائے۔ بارے، خدا کی مہربانی ہوئی۔ از سر نو میری زندگانی ہوئی کہ کل چار گھنٹہ رات گئے ڈاک کے ہر کارے نے وہ عطوفت نامہ عالی دیا جس کو پڑھ کر روح تازہ رگ و پے میں دوڑ گئی۔ نیند کس کی، سونا کس کا، روشنی کے سامنے بیٹھا اور اشعار تہنیت لکھنے لگا۔ سات شعر مع مادہ حصول صحت جب لکھ لیے، تب سو یا۔ اب اس وقت وہ مسودہ صاف کر کے ارسال کرتا ہوں۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

خیر و عافیت کا طالب غالب

۲۷ نومبر ۱۸۶۴ء



زور قلم

اپنے دوست/سہیلی کو سادہ زبان میں خط لکھیے۔

خود آموزی



استاد اور سرپرستوں کی مدد سے غالب کے دیگر خطوط تلاش کر کے جماعت میں اجتماعی طور پر پڑھیے۔



نون غنہ/نون وصلی

ان لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے: لوگوں، جادوگروں، بچوں، نگاہیں، روشنیاں، جائیں، ہوں، یہاں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ان لفظوں کی آخری آواز ناک سے نکلتی ہے۔ ایسی آواز کو غنائی آواز کہتے ہیں اور جس حرف سے اسے لکھتے ہیں وہ 'نون غنہ' کہلاتا ہے۔ اسے نقطے کے بغیر نون 'ن' لکھتے ہیں۔

- اب ان لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے:
جھانک، اونٹ، پھینک، سینک، دانت، ہنسی
ان لفظوں میں غنائی آواز لفظ کے بیچ سنائی دیتی ہے۔ ایسے لفظوں کو لکھتے وقت 'ن' تو لکھا جاتا ہے مگر اس پر 'ن' یہ علامت بناتے ہیں جیسے مانگ، چھینک، پھونک، سانپ وغیرہ
- سبق 'چچا چھکن نے تیمارداری کی' سے نون غنہ والے دس الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
ذیل کے لفظوں میں بھی نون پوری طرح بولا یا پڑھا نہیں جاتا ہے۔
پتنگ، رنج، بلند
ان الفاظ میں نون کی آواز 'ن' کے بعد آنے والے حرف کی آواز سے مل جاتی ہے۔ ایسے نون کو 'نون وصلی' کہا جاتا ہے۔ اس پر بھی 'ن' یہ نشان لگانا چاہیے۔
- سبق 'گھڑی' سے نون وصلی والے دس الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

اضافی معلومات



ذیل کے جملے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے:

- ۱۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیا جائے، نہ سہی۔
- ۲۔ جملوں کی صحیح جوڑیاں تلاش کیجیے۔
- ۳۔ گلی میں فقیر صدا لگا رہا ہے۔
- ۴۔ فقیر نے دعادی، سدا خوش رہو۔
- ۵۔ صورت سے تو آدمی شریف دکھائی دیتا ہے۔
- ۶۔ سورت گجرات کا مشہور شہر ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں 'سہی-صحیح'، 'صدا-سدا'، 'صورت-سورت' کا اُردو تلفظ ایک جیسا ہے مگر ان کے املا اور معنی میں فرق ہے۔ لغت میں آپ کو اس قسم کے بہت سارے الفاظ مل جائیں گے۔ جیسے چارا-چارہ، سینا-سینہ، ہمزہ-حزہ، زن-ظن، وغیرہ۔ تعلیمی تاش کھیلنے وقت آپ بہ آسانی ایسے الفاظ بنا کر اپنے نمبرات میں اضافہ کر سکتے ہیں۔